# فحاشی کا سیلاب اور اُس کا سدّباب

www.KitaboSunnat.com

فحاشی کا مفہوم، دائرہ، اثرات، ملنے والی سزائیں اور تحفظ

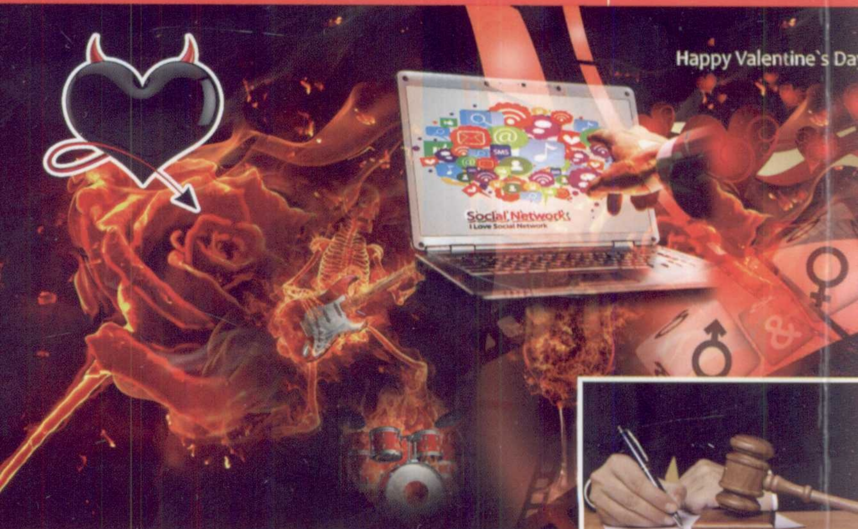


محمد نعمان فاروقی
بن مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی بن مولانا حافظ محمد یوسف بن
مولانا حکیم عبد المجید سوہدروی رحمہ اللہ

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

تحریکِ انسدادِ فحاشی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# فحاشی کا سیلاب
# اور اس کا سد باب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مسلم پبلیکیشنز

تاسیس: مولانا عبدالمجید سوہدروی [illegible] بنام "مسلمان" [illegible] ۱۹۲۱ء
بانی مدیر ہفت روزہ "مسلمان"

تجدید: مولانا محمد یونس فاروقی [illegible] بنام "[illegible]" ۱۹۷۰ء
بانی [illegible] ایڈیٹر ماہنامہ [illegible]

ہماری کتب مل سکتی ہیں

[illegible]

کتاب:

## فحاشی کا سیلاب
## اور اس کا سد باب

مؤلف:

محمد نعمان فاروقی

ایڈیشن:

ستمبر 2015ء

جملہ حقوق بحق مسلم پبلیکیشنز محفوظ ہیں

• 12 عثمان غنی روڈ، سنت نگر، لاہور 042-37249678
• 25 بادیہ حلیمہ سنٹر، اردو بازار، لاہور 042-37310022

0322-4044013 | 0321-4259678

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# فہرست


| | |
|---|---|
| عرض ناشر ومؤلف | 6 |
| فحاشی کا مفہوم | 8 |
| حیا اور تقویٰ | 9 |
| فحاشی کا دائرہ اور اس کی ظاہری صورتیں | 10 |
| زبان سے فحاشی | 10 |
| آنکھوں سے فحاشی | 12 |
| جسم اور لباس سے فحاشی | 12 |
| سونگھنے میں فحاشی | 17 |
| ڈانس | 18 |
| فحاشی کے فروغ میں مردوں کا کردار | 19 |
| فحاشی کی پوشیدہ صورتیں | 20 |
| فحاشی عام ہونے کے متعلق نبی ﷺ کی پیش گوئی | 23 |
| فحاشی کے جواز پر لوگوں کی دلیل | 25 |




محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحاشی کی مذمت قرآن مجید کے صفحات میں 29
فحاشی کی مذمت احادیث مبارکہ کی روشنی میں 31
بے حیائی اور فحاشی کی سزا 33
دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں سزا 35
زیادتی اور بے حیائی کے واقعات کی میڈیا پر تشہیر 36
معاشرے میں فحاشی کی پھیلی ہوئی صورتیں 37
فحاشی والے روز قیامت برے ترین مقام پر ہوں گے 39
انسدادِ فحاشی......مگر کیسے؟ 39
اللہ تعالیٰ کا خوف 40
نماز سے بے حیائی کا انسداد 42
حیا سے بے حیائی کا تدارک 42
غیرت کے ذریعے بے حیائی کا علاج 43
شیطان سے خلاصی 45
فحاشی کے گڑھ اور اڈے 45
فروغ فحاشی کے ایام اور مواقع 47



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# عرض ناشر و مؤلف

سیلاب جب کسی علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہو تو حکومت، میڈیا، رفاہی تنظیمیں اور درد رکھنے والے لوگ اس کے مقابلے میں بند باندھتے ہیں، انتظام کرتے ہیں، علاقے خالی کر دیے جاتے ہیں اور سیلاب سے بچنے کے لیے ہر شخص کوئی نہ کوئی کردار ادا کرتا ہے...... یہ سب کچھ اس لیے کیا جاتا ہے کہ انسانیت کو جانی اور مالی نقصانات سے بچایا جا سکے۔ اور یہ کتنا اچھا جذبہ ہے!!

اسی طرح ایک فحاشی کا سیلاب بھی ہے، جس کے بارے میں کائنات کی سب سے سچی ہستی ﷺ نے پیشگی اطلاع دے دی ہے کہ قیامت سے پہلے فحاشی عام ہوگی، گویا اس کا سیلاب آئے گا۔ اور اس طرح ضمنی طور پر فحاشی کے ذرائع اور آلات کے متعلق بھی اشارہ کر دیا گیا۔ مگر اس سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لیے نہ حکومت ساتھ دیتی ہے نہ میڈیا، نہ فیچر چھپتے ہیں، نہ کوئی اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اگر کسی کو فحاشی کا سیلاب برا بھی لگتا ہے تو وہ شرم کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے، حالانکہ فحاشی کے سیلاب کا خطرہ ہمارے دین، ایمان اور اقدار و روایات کو ہے۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## عرض ناشر ومؤلف

پانی کے سیلاب اور فحاشی کے سیلاب کے مقابلے میں ہمارا دوہرا معیار یہ واضح کرتا ہے کہ ہمارے ہاں جان و مال کے تحفظ کی کوششوں کو سراہا جاتا ہے اور ایمان و اقدار کے تحفظ کو نہ ہم اہمیت دیتے ہیں اور نہ انھیں سراہا جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اب تو فحاشی کا سیلاب اچھے بھلے ''اونچے'' گھرانوں تک پہنچ چکا ہے۔ جہاں پہنچنے کی توقع ہی نہیں تھی۔

ایسے معاشرے میں فحاشی کے سیلاب کے بالمقابل آواز اٹھانا اور شعور بیدار کرنا بظاہر ایک مشکل یا بے مقصد کام لگتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ وہ اس مختصر سی کاوش کے ذریعے کئی ایک خوش نصیبوں کو فحاشی کے سیلاب سے نکالنے میں ہمارا مددگار ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کو فحاشی کے سیلاب میں تنکوں کی طرح بہنے کے بجائے اس کے سامنے ہر ممکن بند باندھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

محمد نعمان فاروقی

ڈائریکٹر مسلم پبلی کیشنز، لاہور

ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حدیث، لاہور

20 رمضان 1436ھ

8 جولائی 2015ء



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# فحاشی کا مفہوم

لغت میں: ''فحاشی'' کا لفظ عربی کے الفحش، الفحشاء سے ماخوذ ہے۔ اور عربی کے ان الفاظ کا لفظی مطلب ہے کسی کام یا بات میں بھدا پن، قباحت بدصورتی، بدتمیزی اور حد سے نکلنا۔

فحاشی کو سمجھنے کے لیے ''بے حیائی'' کا لفظ کافی ہے۔ یعنی حیا کا فقدان بے حیائی اور فحاشی ہے۔ جبکہ حیا اس جذبے کا نام ہے جو منع کردہ امور تو کجا ان امور کو بھی ترک کرنے پر مجبور کر دیتا ہے جن کی واضح ممانعت نہیں آئی۔ حیا والا شخص اسی حیا کے باعث بہت سی خامیوں اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ حسب ذیل حدیث میں بھی فحاشی کو حیا کا متضاد قرار دیا گیا ہے۔ حدیث ہے:

«مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ»

''بے حیائی کسی بھی کام میں ہو تو اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس کام میں بھی ہو تو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔''[1]

[1] سنن ابن ماجہ: 4175.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جب فحاشی حیا کی ضد ٹھہری تو پھر ''حیا'' کو جاننا بھی ضروری ہے۔

## حیا اور تقویٰ

''حیا'' تقوے سے بھی زیادہ لطیف ایک جذبے کا نام ہے۔ یعنی تقویٰ حرام اور ناجائز امور سے بچنے کا نام ہے مگر حیا اس سے بھی اگلا ایک مرحلہ ہے۔ اس حقیقت کو آپ دو مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں:

▪ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک ایسے درخت کی بابت پوچھا جس کی مشابہت مومن سے تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگل کے درختوں کے بارے میں سوچنے لگے مگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو عمر میں ان سب صحابہ سے چھوٹے تھے، وہ سمجھ گئے کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ میں نے اس کا اظہار نہ کیا کیونکہ میں چھوٹا تھا مجھے حیا آڑے آگئی۔ ❶

بڑے لوگوں کی موجودگی میں کسی بات کا اچھے انداز سے اظہار تقوے کے منافی نہیں مگر حیا اس کے سامنے بھی رکاوٹ بن جاتی ہے۔

اسی طرح سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جب ام المومنین بنیں تو نبی کریم ﷺ نے ولیمے کی دعوت عام دی۔ دعوت کے بعد کچھ لوگ بیٹھے رہے۔ آپ علیہ السلام کی خواہش تھی کہ لوگ چلے جائیں مگر وہ نہ اٹھے۔ ❷ اس واقعے کی تفصیلات

❶ صحيح البخاري:61. ❷ صحيح البخاري:4791.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں مگر یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ نبی ﷺ نے چاہت اور استحقاق کے باوجود انھیں وہاں سے چلے جانے کا نہ کہا...... یہی حیا ہے۔ قرآن مجید نے اسے حیا سے تعبیر کیا ہے:

﴿ فَيَسْتَحْيِ مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ ﴾

''تو آپ ﷺ تم سے شرماتے ہیں (مگر) اللہ حق سے نہیں شرماتا۔''[1]

حیا کی دین اسلام میں بڑی اہمیت ہے۔ ارشاد نبوی ہے: «إنَّ الحياءَ شُعْبَةٌ من الإيمان» ''بے شک حیا، ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''[2] اور فحاشی اسی حیا کی ضد ہے۔

## فحاشی کا دائرہ اور اس کی ظاہری صورتیں

فحاشی کا دائرہ بہت پھیلا ہوا ہے اور اس کا اظہار مختلف انداز اور اعضا سے کیا جاتا ہے۔

### زبان سے فحاشی

زبان سے فحاشی کی متعدد صورتیں ہیں:

بدزبانی: حدیث ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

[1] الأحزاب 53:33. [2] سنن ابن ماجه 58.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چند یہودی آئے تو انھوں نے ''السلام علیک'' کے بجائے ''السام علیک'' کہا جس کے معنی ہیں (نعوذ باللہ) آپ پر موت آئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: «وعلیکم» ''اور تم پر ایسا ہو۔'' یہود کے بڑے سخت لفظ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہ رہا گیا۔ انھوں نے جوابا کہا: «وعلیکم السّام والذّام» ''تم پر موت بھی ہو اور تمھاری مذمت بھی ہو۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «یا عائشۃ لا تکونی فاحشۃ» ''عائشہ! فحاشی میں حصہ نہ لو۔'' پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: «إنّ اللہ عزّ وجلّ لا یحبّ الفحش ولا التفحّش» ''بے شک اللہ عزوجل بلا ارادہ اور ارادۃً فحاشی کو پسند نہیں کرتا۔'' ❶

اس کا مطلب ہے کہ اگرچہ انسان حق پر ہو پھر بھی فحش کلامی سے بچنا چاہیے۔

گالم گلوچ: یہ گالیاں دینا یا کسی کو برا بھلا کہنا بھی فحاشی کے زمرے میں آتا ہے۔ سابقہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے۔

بیہودہ باتیں: فرمان نبوی ہے:

«لیس المؤمن بالطّعّان، ولا باللّعّان، ولا الفاحش»

''مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت و ملامت کرنے والا اور

❶ إرواء الغلیل، حدیث: 2133.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ فحاشی کی باتیں کرنے والا۔''❶

## آنکھوں سے فحاشی

آنکھوں سے عریاں تصاویر، فلموں، ڈراموں اور نامحرم عورتوں کو دیکھنا۔ یہ آنکھوں سے فحاشی کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح آنکھوں سے ناجائز اشارے اور آنکھوں پر مختلف قسم کے پرکشش میک اپ اور ان کا بے محابا استعمال یا نقاب کا پرکشش استعمال یا چشمے سے غلط مقاصد کا حصول یہ سب آنکھ سے فحاشی سے متعلقہ امور ہیں۔ یعنی آنکھوں کا غلط دیکھنا بھی فحاشی ہے اور غلط دکھنا بھی فحاشی ہے۔ اور یہ جسمانی فحاشی کا سب سے پہلا دروازہ ہے۔ قرآن مجید نے اسے: ﴿ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴾ ''بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق سوال ہوگا۔''❷ سے تعبیر کیا ہے اور اقبال نے اپنی زبان میں کہا

زبان سے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

## جسم اور لباس سے فحاشی

چست لباس، جن سے جسم کے تمام اعضاء واضح اور نمایاں ہوتے ہوں۔

❶ صحیح الأدب المفرد: 312،232/1۔ ❷ بنی اسرائیل: 36:17۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ جسم سے فحاشی کا اظہار ہے۔

اسی طرح جسم کے جو حصے ستر میں آتے ہیں انھیں واضح کرنا خواہ وہ کسی بھی مقصد کے لیے ہوں یہ بھی جسمانی فحاشی ہے۔ اسی طرح ایسا باریک لباس جس سے اعضا چھپنے کے بجائے زیادہ نمایاں اور پرکشش ہوتے ہوں یہ بھی جسمانی فحاشی کی صورت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے قرب قیامت کی علامات بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

"میری امت میں سے دو قسم کے جہنمی لوگ ایسے ہیں جنھیں میں نے ابھی تک دیکھا نہیں ہے: ایک تو وہ لوگ جن کے ہاتھ میں بیل کی دم کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ (ننگی) ہوں گی، وہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور مائل



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر ایسے ہوں گے جیسے بختی نسل کے اونٹوں کی ایک طرف مائل ہونے والی کوہانیں۔ وہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو محسوس کریں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے دور کے فاصلے سے محسوس ہوگی۔'' ❶

مائل شدہ کوہانوں سے تشبیہ سے مراد شاید وہ جوڑے ہیں جو عورتیں بناتی ہیں یا وہ کچھ وغیرہ ہیں جو آج کل عورتیں لگا لیتی ہیں یا پھر خواتین کے اس نازوانداز کی طرف اشارہ ہے جو وہ اپنے سر کو ایک طرف مائل کرکے پیش کرتی ہیں۔ عریاں لباس کی ایک حدیث میں اس طرح بھی وضاحت ہے:

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ وَالْفُحْشُ ..... وَيَظْهَرَ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ»

''یقیناً علامات قیامت میں سے ہے کہ بخیلی اور فحاشی عام ہوگی ..... اور ایسے ملبوسات نکل آئیں گے جنہیں عورتیں پہنیں گی، پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔'' ❷

اس کی وضاحت میں ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

❶ السلسلة الصحيحة: 5/500، حديث: 2501. ❷ السلسلة الصحيحة: 13/..، حديث: 3211.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رجالٌ یرکبون علی سروج کاشباہ الرحال ینزلون علی أبواب المساجد، نساءٌ ھم کاسیاتٌ عاریاتٌ»

"ایسے لوگ ہوں گے جو گدیوں (سیٹوں) پر بیٹھے آئیں گے جیسے (ہماری) سواریاں ہیں اور مسجد کے دروازوں کے پاس وہ (سواریوں) سے اتریں گے ان کی خواتین لباس پہنے ہوئے بھی برہنہ ہوں گی۔" ❶

جب مسجد میں آنے والی خواتین کی یہ حالت ہے تو ان خواتین کا عالم کیا ہوگا جو مسجد بھی نہیں آتیں، یعنی دین سے ان کا تعلق بھی نہیں ہے۔ اور حدیث بتا رہی ہے کہ ان کے مرد بھی ان کے ساتھ ہوں گے اس کے باوجود ان کی یہ حالت ہوگی۔ اس کیفیت کو آپ اکبر الہ آبادی کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔

بے پردہ نظر آئیں کل جو چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

ایسے ملبوسات اس دور میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں جنھیں پہننے کے

❶ مسند أحمد (صحیح): 182/6، حدیث: 2683۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود خواتین ننگی نظر آتی ہیں۔ ایسی خواتین کے لیے بہت بڑی وعید ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ عریاں لباس پہننے والی خاتون کے جذبات بھی برے ہوں ممکن ہے وہ دلی طور پر پردہ اختیار کرنے والی خواتین سے زیادہ پاکباز ہوں مگر حدیث کے پیش نظر باطنی معاملات کے ساتھ ساتھ ظاہری معاملات کو بھی درست رکھنا ضروری ہے۔ ان کی نیت ممکن ہے اچھی ہو مگر انھوں نے برے ذہن کو خوراک تو مہیا کردی اور ان کے جذبات کو بھڑکایا اور فحاشی میں حصہ لیا۔ اور یہ بھی جرم ہے۔ حدیث کے اگلے الفاظ اسی کی عکاسی کرتے ہیں۔

جہاں تک حدیث میں مذکور مائل کرنے اور مائل ہونے کا تعلق ہے تو جن جو اچھا اور منفرد دکھنے کے جذبات خواتین میں موجود ہیں، اور برقع اوڑھنے کے بعد بھی یہ جذبہ کارفرما ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دوسروں کو مائل کرنے والی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مائل کرنے کو حدیث میں عام رکھا گیا ہے یعنی یہ نہیں بتایا گیا کہ مردوں کو مائل کرنے والی۔ دراصل ایسی خواتین مردوں کو تو کیا صحیح عورتوں کو بھی اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور اچھی بھلی عورتیں ان جیسا نظر آنے کی فکر میں لگ جاتی ہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ ہمارے معاشرے میں رائج برہنہ یا نیم برہنہ ملبوسات کس قدر جلدی پھیلتے ہیں۔ شہروں سے لے کر دیہات تک، امیر سے لے کر غریب تک اور بے حیا عورتوں سے لے کر حیادار



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عورتوں تک ہر عورت اسے اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ممکن ہے حدیث مذکور میں مروجہ برقعوں کی طرف بھی اشارہ ہو جو بجائے خود مائل کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اور ان برقعوں میں باقاعدہ دیدہ زیب اور پرکشش ہونے کو بناتے اور خریدتے وقت مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہی خوبصورت اور اچھا نظر آنے والا جسم قبر کے المناک سانپ اور بچھوؤں کی خوراک بنے اور حشر میں ہولناک انگاروں میں دہکتا رہے تو یہ کس قدر باعث حسرت ہوگا!!! العیاذ باللہ۔

یہ راقم کی طرف سے تنقید نہیں بلکہ حدیث ذکر کردی گئی ہے کہ لباس پہننے کے باوجود ننگی خواتین جہنم کا ایندھن ہیں۔

## سونگھنے میں فحاشی

فحاشی کا تعلق ناک سے بھی ہے۔ موجودہ دور میں ایسے پرفیوم آ گئے ہیں جو شہوت انسانی کو بھڑکاتے ہیں مائل کرتے ہیں۔ ایسے پرفیومز کا استعمال بھی درست نہیں اور عورتوں کے لیے تو غیروں کے لیے کسی بھی قسم کی خوشبو کا استعمال درست نہیں۔

عورتوں کے جسم اور لباس سے فحاشی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ گھر یا خاوند کے علاوہ خوشبو استعمال کریں۔ خوشبو محض پرفیوم ہی کی صورت میں نہیں اگر کوئی کریم یا پاؤڈر ایسی خوشبو والا ہے جس کی خوشبو مردوں تک پہنچ سکتی ہے تو



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ حدیث میں ممانعت کی علت خوشبو کا غیر مردوں تک پہنچنا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

«إذا استعطرت المرأة، فمرت على القوم ليجدوا ريحها فهي كذا، وكذا قال قولا شديدا»

''جب عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے کہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ عورت ایسی ویسی ہے۔ آپ ﷺ نے سخت وعید فرمائی۔''❶

اگر کوئی عورت خوشبو لگا کر کسٹمر ڈیل کرے، ریسپشن (استقبالیہ) پہ مامور ہو کہ اس کے پاس سے گزرنے والے بھی خوشبو محسوس کریں یعنی وہ گزرے یا اس کے پاس سے لوگ گزریں اور خوشبو محسوس کریں تو وہ بھی اسی حکم میں ہے۔ دراصل یہ سب بھی دوسروں کو مائل کرنے کی صورتیں ہیں۔ اسی طرح پائل کی جھنکار اور ایڑی والی جوتیوں کی بھی اجازت نہیں جن سے آواز پیدا ہوتی ہو اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔

## ڈانس

جسم سے فحاشی کے اظہار کی صورت میں ڈانس بھی آتا ہے۔ وہ جسم جسے اللہ نے وجود بخشا وہ اس کی نافرمانی میں سرتا پا خود بھی مگن ہو اور دوسروں کو

❶ سنن أبي داود، حديث: 4173.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی گمراہی کا سبب بنے تو یہ اس جسم کے لیے بہت بڑی عار اور باعث شرم ہے۔ مگر جب شرم ہی نہ رہے!!!

## فحاشی کے فروغ میں مردوں کا کردار

مرد حضرات خصوصاً نوجوان طبقے کو بھی تنگ اور باریک لباس پہن کر فحاشی کو فروغ نہیں دینا چاہیے۔ سیدنا ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات سنائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا:

«إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ، وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ»

”بے شک تم اپنے بھائیوں کے پاس آؤ گے حتی کہ تمھاری یہ صورت حال ہوگی کہ تم لوگوں میں نمایاں ہوگے، لہٰذا تم خیموں کو اور اپنے لباس کو درست رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ بے ارادہ فحاشی اور ارادۃً فحاشی دونوں ہی کو ناپسند کرتا ہے۔“ ❶

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ کی طرف سے یہ تلقین مرد حضرات کو گھر اور

❶ سنن أبي داود، حديث: 4089.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس میں فحاشی کے اظہار سے روکنے کے لیے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کا جو لباس زمین پر اتارا ہے، یعنی اس کی تیاری کے طریقے ذہن میں ڈالے اور وسائل مہیا کیے ہیں۔ اس کا ایک اہم مقصد یہ بیان فرمایا ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ ﴾

''اے بنی آدم! تحقیق ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمھاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے۔''❶

لہٰذا مرد حضرات یا خواتین کا ایسا لباس جو اس مقصد کو پورا نہ کرے بلکہ اور زیادہ نمایاں کرے تو وہ لباس مقصدیت سے خالی ہے۔ اور یہی فحاشی اور عریانی ہے۔

## فحاشی کی پوشیدہ صورتیں

فحاشی ایک ایسا گناہ ہے جس کی ظاہری کے ساتھ ساتھ باطنی صورتیں بھی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور پوشیدہ دونوں طرح کی فحاشیوں کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾

❶ الأعراف 26:7.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## فحاشی کی پوشیدہ صورتیں

''اور بے ہودہ کاموں میں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔'' ❶

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾

''کہہ دیں کہ سوائے اس کے نہیں میرے رب نے ظاہر اور پوشیدہ بے ہودگیوں کو حرام قرار دیا ہے۔'' ❷

ظاہری فحاشیوں کا کچھ تذکرہ تو اوپر ہوا مگر پوشیدہ فحاشیوں سے کیا مراد ہے؟ قارئین کرام! پوشیدہ فحاشیوں کا دائرہ ظاہری فحاشیوں سے بھی زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ اور جدید ذرائع ابلاغ نے تو اسے بہت زیادہ فروغ دیا ہے۔

- ایسی کوئی بات جو جنسی موضوع پر ہو اور غیر مرد و عورت یا لڑکی لڑکے کی آپس میں ہو یہ پوشیدہ فحاشی ہے۔
- خواتین کسٹمرز کو ظاہری طور پر بہن کہا جائے اور دل میں برے جذبات رکھے جائیں اور اسی طرح اس کے برعکس یہ پوشیدہ فحاشی ہے۔
- دل ہمیشہ بے ہودہ باتوں، جنسی رویوں اور بری سوچ کی آماجگاہ بن جائے تو یہ بھی پوشیدہ فحاشی ہے۔ البتہ وسوسے اور خیالات مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان پر

❶ الأنعام 6:151۔ ❷ الأعراف 7:33۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کا اختیار نہیں۔ مگر عریانی و فحاشی میں بھرپور حصہ لے کر یہ سمجھنا کہ ہمارا دل پوشیدہ فحاشیوں سے محفوظ رہے تو یہ ناممکن ہے۔

■ چھپے ناجائز تعلقات بھی اسی ضمن میں آتے ہیں۔

■ ظاہری صورت میں بڑا مومنانہ انداز مگر دل میں تسلسل سے برے خیالات اور انھیں عملی جامہ پہنانے کی جستجو۔

فحاشی کے ظاہری کاموں سے بچنے کی نسبت باطنی طور پر بچنا زیادہ دشوار ہے۔ اس کا دائرہ بھی وسیع ہے اور اس پر محنت بھی زیادہ درکار ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ فحاشی کے ظاہری کاموں سے انسان بچنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی عزت پہ حرف نہ آئے یا قانونی شکنجے میں نہ آجائے مگر باطنی طور پر وہ اپنے آپ کو مکمل آزاد سمجھتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور پوشیدہ ہر طرح کی بے حیائی اور بے ہودگی کو حرام قرار دیا ہے۔ دراصل فحاشی کا آغاز کان یا آنکھ سے ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر یہ غلبہ پالیتی ہے اور دل چونکہ ''صدر'' ہے اس طرح جسم کے تمام اعضا سے اس کا اظہار ہوتا ہے اور ایک دن یہ فحاشی اپنی انتہاء تک پہنچ جاتی ہے اور وہ ہے بدکاری، العیاذ باللہ، جسے قرآن مجید نے اپنی زبان میں «فاحشة» قرار دیا ہے اور فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ﴾



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ وہ بہت بڑی بے حیائی ہے۔" ❶

## فحاشی عام ہونے کے متعلق نبی ﷺ کی پیش گوئی

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ"

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فحاشی عام نہ ہو جائے۔" ❶

قیامت سے پہلے فحاشی کے عام ہونے کے متعلق یہ نبوی پیش گوئی ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جس میں جدید ذرائع ابلاغ کے ساتھ ساتھ بے ہودہ چینلز اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا گھناؤنا کردار شامل ہے۔ حدیث ضمنی طور پر بتا رہی ہے کہ فحاشی کو فروغ دینے والے ذرائع اور اسے پھیلانے والے چینلز، فلم انڈسٹری اور ادارے عام ہوں گے۔ ان اداروں سے منسلک لوگوں کو اس نبوی پیش گوئی سے ضرور سبق لینا چاہیے۔

حدیث میں "يَظْهَرَ الْفُحْشُ" کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ فحاشی ظاہر، غالب اور عام ہوگی۔ لہٰذا فحاشی کو فروغ دینے والے عریاں تصاویر، نازیبا جملے

❶ الاسراء 32:17. ❷ السلسلة الصحيحة: 3211.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے ہودہ اشعار اور گندے نام دھڑلے سے لگاتے یا لکھواتے ہیں جبکہ انھیں اس کام سے روکنے والے شرم محسوس کرتے ہیں۔

اسی موضوع کی ایک حدیث میں یہ بھی ہے:

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْفُحْشُ والتفحُّشُ»

''بے شک قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ غیرارادی اور ارادی طور پر فحاشی ہوگی۔'' ❶

حدیث میں ''الفحش'' اور ''التفحش'' کے الفاظ آئے ہیں۔ الفحش سے مراد فحاشی کے وہ امور ہیں جو غیر ارادی طور پر سرزد ہو جاتے ہیں، جیسے جاتے ہوئے ایک بڑے سائن بورڈ پر نظر پڑی جس پر بے ہودہ تصاویر تھیں، کوئی بے ہودہ بات یا گانا وغیرہ کان میں پڑ گیا۔ لڑائی کے دوران گالم گلوچ سن لی۔ یہ سب ''الفحش'' کے تحت ہیں مگر ایک شخص باقاعدہ البم بنالے اور گاہے گاہے اسے دیکھتا رہے۔ غیر محرم کی تصاویر اخبار یا میگزین کے صفحے الٹ الٹ کر تلاش کرتا رہے، بڑا سا ڈیک اپنی کار، گھر میں لگوائے۔ خون جگر دے کر حاصل ہونے والے فن کو جسم کے مختلف پوز بنانے اور نمایاں کرنے میں کھپا دے تو اسے عربی میں ''التفحش'' سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی وہ فحاشی جس

❶ السلسلة الصحيحة، حديث:2238.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں انسان کا ارادہ اور کوشش شامل ہے۔

قارئین محترم! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے سامنے ایک اچھے سے اچھا پروگرام جو ریلیز ہوتا ہے وہ پتہ نہیں فحاشی کی کتنی منزلوں سے گزر کر آپ کے دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اور جو پروگرام ہیں ہی بے حیائی کے ان کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی طرف سے پیش گوئیوں کا مطلب یہ ہے کہ امت اس حوالے سے محتاط رہے۔ ایسے حالات آنے ہیں جب فحاشی و عریانی عام ہوگی تو امت اس کے سامنے بند باندھے مگر شاید ہم پیش گوئیوں کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی پیش گوئیوں کو ہم نے نہیں تو کیا کافروں نے پورا کرنا ہے!!! العیاذ باللہ۔

## فحاشی کے جواز پر لوگوں کی دلیل

اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف میں لباس کی مقصدیت اور اس کے مقابلے میں شیطان کی طرف سے فروغ فحاشی کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا ہے:

﴿ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ﴾

''اور جب وہ لوگ بے حیائی کا کوئی بھی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے بڑوں کو اس پر پایا ہے اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے پیغمبر ﷺ) فرمادیں بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کا حکم نہیں دیتا۔" [1]

اس آیت میں فحاشی کو فروغ دینے والوں کی طرف سے دو بہانوں کا ذکر ہے۔ پہلا یہ کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایسے پایا ہے۔ دراصل کسی قوم کے عمر رسیدہ اور سرکردہ افراد ہی بے حیائی میں لگ جائیں تو پھر نسل نو سے حیا، عفت اور پاکدامنی کی امید کیونکر رکھی جاسکتی ہے!!

ہم اگر جائزہ لیں تو جن لوگوں نے پاک سرزمین میں فحاشی کو فروغ دیا۔ شوبز کا کاروبار کرکے، ناچ گانے کو فروغ دے کر یا کسی بھی فحاشی کے کام کو پھیلایا ان کی بعد والی نسلیں ان سے دو ہاتھ آگے ہی نکلیں، الا ماشاء اللہ۔ شاید ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمیں عزت اسی ذریعے سے مل رہی ہے اور ہمارے بڑوں کی ناموری کی بھی یہی وجہ تھی اس لیے وہ اسے ایک دلیل بنا لیتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کب چھوڑ دیں گے؟ فرمایا:

«إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ»

"جب تم میں وہ چیز عام ہوگی جو پچھلی امتوں میں عام تھی۔"

عرض کی: وہ کیا تھی؟ فرمایا:

[1] الأعراف 28:7.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## فحاشی کے جواز پر لوگوں کی دلیل

«الْمُلْكُ فِي صِغَارِكُمْ، وَالفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ»

''بادشاہت وحکومت نوعمر لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی اور تمھارے بڑے فحاشی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور تمھارے کم تر لوگ علم سے وابستہ ہوں گے۔''[1]

دراصل کسی قوم کے بڑے جب فحاشی میں ڈوبے ہوئے ہوں تو اس قوم کی زمام اقتدار نوعمر لوگوں کے پاس آجاتی ہے اور علم صاحب حیثیت لوگوں کے بجائے معاشرے میں کم تر سمجھے جانے والے لوگوں کے پاس آجاتا ہے اور اس علم کی وقعت کم ہوجاتی ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ ہماری قوم کے بڑے مسجد کے بجائے چوکوں، چوراہوں اور تھڑوں پر بیٹھتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں قرآن مجید کے مقدس صفحات کے بجائے تاش کے پتے ہوتے ہیں، ان کی آنکھوں سے اللہ کے خوف سے نکلنے والے آنسوؤں کے بجائے بدنظری جھلکتی ہے، ان کی زبانوں پر ذکر الٰہی کے بجائے گالم گلوچ اور بے ہودہ باتیں ہوتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ گویا یہ ہمارے کلچر کا حصہ بن گیا ہے۔ اگلی نسل سے کیا توقع کی جاسکتی ہے!!

فحاشی میں مبتلا لوگوں کا دوسرا بہانا یہ بیان ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے

[1] سنن ابن ماجہ: 4015 حسن۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ آج براہ راست ایسا کہنے والے تو شاید نہ ہوں مگر بالواسطہ اس قسم کی باتیں ضرور ہوتی ہیں، مثلاً: خواتین کی طرف سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اگر ہم نے اس کا اظہار کر دیا ہے تو کون سا جرم کیا ہے؟ دراصل غیروں کے لیے اللہ کے دیے حسن کا اظہار بھی اللہ کی نافرمانی اور جرم ہے۔ کیونکہ اس نے حسن دے کر پابندیاں بھی لگائی ہیں، اسے حیا کا آنچل بھی دیا ہے اور غیرت وعفت کا حصار بھی۔ خود بتائیے کہ یہ انسانی حسن بھی اگر پھولوں کے حسن کی طرح ہوتا، اس کی خرید وفروخت ہوتی، جیسا کہ بعض بدنصیب لوگوں نے اسے بھی کاروبار بنایا ہوا ہے، تو پھر اس حسن کی کس قدر ناقدری ہوتی...... لوگ لڑ لڑ کے مرتے رہتے اور نسل انسانی میں حسب ونسب بے وقعت ہوجاتے۔ جو چاہتا جس گلشن سے اپنے پسند کے پھول چنتا، اور گلشن ویران نظر آتے۔ اس لیے بے حیائی کی تمام صورتوں سے اپنا دامن بچا کر رکھنا چاہیے۔

اسی طرح بعض خواتین یہ بھی کہہ دیتی ہیں کہ ہمارا جسم ہے ہماری ملکیت ہے ہم اسے جیسے مرضی رکھیں...... اور جس طرح مرضی اس کا اظہار کریں۔ شوبز سے متعلقہ خواتین اس کا اظہار کرتی ہیں۔ دراصل یہ شیطانی ہتھکنڈے ہیں۔ فحاشی وعریانی کے فروغ کے جرم سے بری ہونے کے لیے یہ بہانے اللہ کے



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سامنے کافی نہیں ہیں۔

اچھا اور منفرد لگنے کے جنون نے تو فحاشی کے میدان میں بہت نام کمایا ہے۔ اور تصویر کے عام ہونے نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔ اور ان سب کے پیچھے شیطان کا ہاتھ ہے۔

## فحاشی کی مذمت قرآن مجید کے صفحات میں

قرآن مجید نے فحاشی کو شیطان کی کارستانی قرار دیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

''اور جو کوئی شیطان کے قدموں کے پیچھے چلتا ہے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔'' ❶

آپ نے کبھی غور کیا کہ قرآن مجید میں شیطان کی پیروی کے حوالے سے ''قدموں'' کا ذکر کیوں ہے؟ وہ اس لیے ہے کہ شروع شروع میں شیطان کے پیچھے چلتے ہوئے اتنا محسوس بھی نہیں ہوتا مگر ایک وقت آتا ہے کہ ایک ایک قدم اٹھاتے یہ شخص شیطان کی وادی میں پہنچ جاتا ہے اور اس کا قرین، یعنی ساتھی بن جاتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق شیطان کے پیچھے چند قدم چلنے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ شیطان کے پیچھے اٹھنے والا ہر قدم پہلے

❶ النور 21:24



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

ایک دوسری آیت میں بھی فحاشی اور بے حیائی کو شیطان کا ہتھکنڈہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾

''شیطان تمھیں (اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر) فقیری کا وعدہ دیتا ہے اور (دوسری طرف) تمھیں فحاشی کا حکم دیتا ہے۔'' ❶

ایسا انسان اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے کتراتا ہے کہ کنگال ہو جاؤں گا مگر بے حیائی اور فحاشی کے فروغ کے لیے اس کا کھر ایسے آلات سے بھرا ہوتا ہے۔

اور بھی کئی آیات میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ شیطان، جو تمھارا کھلا دشمن ہے، وہ تمھیں بے حیائی اور فحاشی کی طرف لے جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحاشی سے روکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾

''اور وہ (اللہ تعالیٰ) بے حیائی اور برائی سے روکتا ہے۔'' ❷

❶ البقرة 268:2. ❷ النحل 90:16.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## فحاشی کی مذمت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم اپنے خالق، رازق اور مہربان اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر فحاشی کو ترک کرتے ہیں یا اپنے ہمیشہ کے دشمن شیطان کی بات مان کر فحاشی کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ اب اپنا اپنا انتخاب اور سعادت و شقاوت (بدبختی) ہے۔

فحاشی کی ظاہر اور پوشیدہ صورتوں کے حرام ہونے کے متعلق آیات گزر چکی ہیں۔

### فحاشی کی مذمت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ"

"غیر ارادی اور ارادی بے حیائی کا اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔"❶

ارشاد نبوی ہے:

"إِيَّاكَ وَالْفُحْشَ، إِيَّاكَ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلَ سَوْءٍ"

"فحاشی سے دور رہو اور فحاشی سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ یقیناً فحاشی اگر

❶ صحیح الترغیب، حدیث: 2653.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی شکل میں ہوتی تو فحاشی انتہائی برا آدمی ہوتا۔"❶

اسی طرح فحاشی کی جملہ اقسام سے بچنے کے لیے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

«مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ»

"فحاشی اور بے حیائی جس چیز میں بھی ہو وہ اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو تو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔"❷

اس حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ "فحاشی" "حیا" کی متضاد ہے، یعنی حیا کا فقدان ہی بے حیائی اور فحاشی کے وجود کا پیش خیمہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ»

"پہلی نبوتوں کے دور سے جو بات چلی آ رہی ہے جسے (ہر دور کے) لوگوں نے جانا ہے، وہ یہ ہے کہ جب تو شرم و حیا نہ کرے تو پھر جو مرضی کر گزر۔"❸

❶ السلسلة الصحيحة، حديث: 537. ❷ سنن ابن ماجه، حديث: 4175.
❸ صحيح البخاري، حديث: 6120.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دراصل حیا بہت سے گناہوں اور بے حیائیوں کے سامنے ایک اوٹ ہے اور جس معاشرے میں جذبہ حیا نہ رہے وہ اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہوجاتا ہے۔ ان کا خاندانی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے اور حسب ونسب محفوظ نہیں رہتے۔ سابقہ نبوتوں کا ذکر کر کے آپ ﷺ نے یہ احساس دلایا ہے کہ تمام آسمانی مذاہب میں فحاشی اور بے حیائی کے لیے کوئی جگہ نہیں، لہٰذا سب شریعتوں کی جامع شریعت میں اس کے لیے جگہ کیونکر ممکن ہے!! اور حدیث میں یہ دعوت بھی ہے کہ فحاشی کے مقابلے میں تمام آسمانی مذاہب کو متفق ہوجانا چاہیے۔

## بے حیائی اور فحاشی کی سزا

قوموں کو ان کے جرائم کی نوعیت کے مطابق ہی سزائیں ملتی ہیں۔ جس قوم کا جو جرم ہوتا ہے اسی نوعیت کی اسے سزا ملتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم نے الٹ کام شروع کیے تو ان کی بستی ہی کو الٹ دیا گیا۔ اسی طرح بے حیائی کا تعلق جسم سے ہے اس وجہ سے بے حیائی کی سزا بھی جسمانی نوعیت کی ہے۔

رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِينَ مَضَوْا»

''جس بھی قوم میں فحاشی فروغ پا جائے حتیٰ کہ وہ اسے سرعام کرنے لگیں تو ان میں وبائی امراض اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں کہ ان کے گزرے لوگوں میں ان کا نام نشان تک نہیں ہوتا۔'' ❶

حدیث کے دوسرے الفاظ میں ان بیماریوں کو جان لیوا قرار دیا گیا ہے۔ فحاشی کا تعلق بھی جسم سے ہے اور بیماری کا تعلق بھی جسم سے ہے۔ اسے کہتے ہیں جس نوعیت کا جرم اسی نوعیت کی سزا۔ سرعام فحاشی کی چند صورتیں آپ نے آغاز میں پڑھ ہی لیں۔ اللہ تعالیٰ کے قانون میں برائی اور بے حیائی کے مرتکب لوگ مجرم اور انھیں خاموشی سے برداشت کرنے والے جرم میں شریک ہیں۔ لہٰذا سزا سب کو لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمائے۔ آمین

جہاں تک پھیلنے والی نئی نئی بیماریوں کا تعلق ہے تو یہ واضح ہے کہ محض اچھا لگنے کے لیے لاکھوں خواتین جلدی بیماریوں کا شکار ہوتی ہیں۔ اپنے بچوں کو دودھ نہ پلانے کی وجہ سے ہر سال 40.000 خواتین بریسٹ کینسر کا شکار ہو کر لقمہ اجل بن رہی ہیں۔ ایڈز جیسی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ذہنی وائرس مـ

❶ سنن ابن ماجہ، حدیث: 4019.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اٹھا رہا ہے...... ہمارے گزرے لوگوں نے ایسے نام تک نہ سنے تھے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بیماریاں پہلے سے موجود تھیں مگر تشخیص اب ہوئی مگر اس کے باوجود کئی بیماریاں ایسی بھی ہیں جن کا نام ونشان تک نہیں تھا جیسے ڈینگی۔

اس لیے جہاں ہم صحت کے حوالے سے دن مناتے ہیں اور مختلف اقدامات کرتے ہیں وہاں ہمیں بے حیائی کے خلاف بھی اقدامات کرنے چاہئیں جو بیماری کی اصل وجہ ہے۔

## دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں سزا

مسلم معاشرے میں بے حیائی پھیلانے کی دنیا میں بھی سزا ہے اور آخرت میں بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

"بے شک وہ لوگ جو اہل ایمان میں بے حیائی کے فروغ کو پسند کرتے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں المناک عذاب ہے۔"[1]

دنیا میں جو ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مختلف عذابوں اور سزاؤں میں گرفتار ہیں تو اس کی ایک بڑی وجہ یہی فحاشی ہے۔ اب ہمیں بے حیائی کی کس کس

[1] النور 24:19



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوعیت کی کیا کیا سزا مل رہی ہے یہ ہم نہیں جانتے۔اسی لیے اللہ نے یہاں فرمایا ہے:

﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

''اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اور آخرت کی سزائیں تو بہت ہی دردناک ہیں۔ اللہ تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

## زیادتی اور بے حیائی کے واقعات کی میڈیا پر تشہیر

آیتِ مذکور کا سیاق و سباق دیکھا جائے تو وہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگنے والی تہمت سے متعلق ہے..... گویا بے حیائی پر مبنی جھوٹی سچی خبروں کو معاشرے میں پھیلانا بھی بے حیائی کا فروغ ہے۔ بیمار ذہن کو خوراک مل جاتی ہے اور نت نئے طریقے اور پہلو ان کے سامنے آجاتے ہیں۔ لہٰذا میڈیا پر ایسی خبروں کا پھیلانا بھی ایک جرم ہے۔

اس جرم کا ایک دوسرا پہلو اس خاندان کی بے عزتی سے متعلق ہے۔ جس کے ساتھ ایسا معاملہ ہو چکا وہ تو پہلے ہی زندہ دفن ہوئی اب مزید اسے کس بات کی سزا دی جائے۔

اس موضوع پر حسب ذیل حدیث بھی قابل غور ہے۔ فرمایا:

«كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْجِهَارِ أَنْ يَعْمَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الرَّجلُ باللَّيلِ عملًا ثُمَّ يُصبحُ وَقدْ سَتَرهُ اللّٰهُ تَعالٰى، فيقولُ: عملْتُ البارحة كذا وكذا وقدْ باتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ ويُصْبحُ يكْشفُ سترَ اللّٰهِ عَنْهُ»

''گناہوں کا اظہار کرنے والوں کے سوا میری ساری امت بخش دی جائے گی۔ اور گناہوں کے اظہار میں یہ بات بھی شامل ہے کہ رات کو آدمی کوئی برا کام کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کردے۔ مگر یہ صبح کو کہے: میں نے رات یہ یہ کام کیے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نے رات گزاری اور اللہ نے اس کے عیوب پر پردہ ڈالا اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے پردے کو اپنے سے ہٹا دیا۔''[1]

جب اپنے گناہوں کا اظہار جرم ہے جیسا کہ شوبز سے متعلقہ لوگ کہتے ہیں: مجھے اس فیلڈ میں ''الحمدللہ'' اتنا عرصہ گزر چکا ہے تو دوسرے کے عیوب ظاہر کرنے والوں کا اضافی جرم کیوں نہیں ہے۔ اس لیے میڈیا کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

## معاشرے میں فحاشی کی پھیلی ہوئی صورتیں

* کیبل کا نظام جس سے گھر گھر 24 گھنٹوں کے لیے فحاشی کو ازحد فروغ ملا

[1] صحيح الجامع الصغير، حديث: 4512.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی وجہ سے چینلز کو 24 گھنٹے غلیظ اور بے ہودہ پروگرام نشر کرنے پڑے۔

* انٹرنیٹ کے ذریعے بے حیائی کو بہت فروغ ملا۔ ناچاہتے ہوئے بھی بے ہودہ مناظر سامنے آجاتے ہیں۔ ناجائز تعلقات بن جاتے ہیں۔

* موبائل پر کوئی بھی بے ہودہ بات یا فلم اور گانے ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت اور کمپنیوں کی طرف سے کھلی آفریں۔

* برہنہ لباس کی سرعام نمائش اور پلاسٹک کے ماڈلز میں رکھ کر نمایاں کرنا۔

* خواتین سے متعلقہ اشیاء کا سرعام ڈسپلے۔

* میوزک اور سی ڈی سنٹرز پر ہر قسم کے برے مواد کی دستیابی۔

* دکانوں، ہوٹلوں اور کمرشل اور ذاتی گاڑیوں میں LCD اور میوزک کا عام ہو جانا۔

* ریڑھیوں، رکشوں، موٹر سائیکلوں، بسوں، ٹرکوں پر بے ہودہ اشعار، برہنہ تصاویر اور غلط جملے۔

محترم قارئین! آپ جانتے ہیں کہ ان سب کاموں میں کسی نہ کسی سطح پر کتنے لوگ شریک ہوتے ہیں...... کیا یہ اہل ایمان میں فحاشی پھیلانے میں ضمن میں نہیں آتا؟ اس لیے ہر ایک کو اپنی اپنی سطح پر بے حیائی اور فحاشی کے فروغ سے کلی طور پر بچنا چاہیے۔ کہیں یہ قرآنی وعید ہم پر ہی پوری نہ ہو جائے!



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## فحاشی والے روز قیامت برے ترین مقام پر ہوں گے

فرمان نبوی ہے:

«اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِه»

"روز قیامت اللہ کے ہاں سب لوگوں سے بدتر مقام والے وہ لوگ ہوں گے جنھیں لوگ ان کی فحش گوئی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔" [1]

## انسدادِ فحاشی......مگر کیسے؟

جب ہم نے فحاشی اور اس کی اقسام اور سزاؤں کے متعلق جان لیا تو اب ہم اس سے بچنے کی کوشش بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اس حوالے سے بھی ہمارا دین ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔

فحاشی کوئی ایسی چیز نہیں جس پر ہم کنٹرول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جس پر انسان کا بس ہی نہیں چلتا تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کا مکلف ہی نہیں ٹھہرایا۔ فحاشی کو ہم حسب ذیل طریقوں سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر کاوشوں کی ضرورت ہے۔

[1] صحیح البخاری، حدیث: 6054.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## اللہ تعالیٰ کا خوف

فحاشی و عریانی اور ہر قسم کی برائیوں کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ اگر کوئی ہے تو وہ اللہ کا خوف ہے۔ جن سات خوش نصیب افراد کو روزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا:

«......وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا، قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ»

''اور وہ آدمی جسے عہدے، مقام اور مال و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے تو وہ کہہ دے: بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔'' [1]

بے حیائی کا جو سفر آنکھ کے ناجائز استعمال سے شروع ہوا تھا وہ بے حیائی کی انتہا کو پہنچ رہا ہے، حسین و جمیل، مال دار اور کسی عہدے پر فائز عورت خود اس کا اظہار بھی کر رہی ہے۔ بے حیائی اور فحاشی کے میدان کی اس سے بڑی منزل ہو بھی کیا سکتی ہے مگر اس سارے ماحول کے باوجود کوئی شخص یہ کہہ دے ''میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔'' تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ فحاشی کی انتہا کو پہنچے ہوئے لوگ بھی اللہ کے ڈر سے سب سے بڑی فحاشی سے بچ سکتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے: «بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ

[1] صحيح البخاري، حديث: 6806.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الفواحش» ''اس شخص کی فضیلت کا باب جس نے بے حیائی کے کاموں کو ترک کر دیا۔'' گویا امام بخاری ؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی انتہا کو پہنچنے سے قبل بھی کئی بے حیائیاں کرنی پڑتی ہیں۔ انھیں اللہ کے خوف سے خیر باد کہنے والا صاحب فضیلت شخص ہے۔

سابقہ واقعے میں عورت کی طرف سے دعوت تھی اور مرد نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اب ایک اور حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں آرزومند مرد ہے اور عورت مجبوری کی حالت میں اسے اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح بخاری کی ہے۔ ہوا یوں کہ تین لوگ غار میں پھنس گئے۔ انھوں نے غار سے نکلنے کے لیے اپنی اپنی نیکیاں اللہ کے حضور پیش کیں۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنی یہ نیکی پیش کی: ''اے میرے اللہ! میری ایک کزن تھی۔ مجھے اس سے از حد محبت تھی جو مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے۔ میں نے اس سے تقاضا کیا مگر اس نے اس شرط پر انکار کر دیا کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے (سال بھر میں) سو دینار جمع کر لیے۔ میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر (سیل) کو اس کے حق کے سوا نہ کھول۔ اس کی اس بات سے میں وہاں سے اٹھ آیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ نیکی تیری چاہت میں کی تھی تو چٹان کو ہٹا دے۔ چنانچہ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چٹان غار کے دہانے سے کچھ اور ہٹ گئی......۔"[1]

فحاشی کی پوشیدہ اور ظاہری صورتوں کے سامنے اللہ کے خوف کے سوا اور کوئی مانع بھی نہیں۔

## نماز سے بے حیائی کا انسداد

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾

"بے شک نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"[2]

نمازیں اگرچہ وہ نہیں جو ہونی چاہئیں اس کے باوجود نماز پڑھنے والا شخص دوسروں کی نسبت بے حیائی سے زیادہ احتراز کرتا ہے۔ قرآن مجید ہماری یہ راہ نمائی کررہا ہے کہ جس قدر نماز پڑھنے والے بڑھیں گے اسی قدر فحاشی اور منکرات میں کمی آئے گی۔ اور کیا ہی اچھا ہو کہ ہماری نمازیں ہمیں مکمل طور پر بے حیائی اور منکرات سے روک دیں۔

## حیا سے بے حیائی کا تدارک

حیا سے بے حیائی کا علاج ایک دیرپا اور عمدہ طریقہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ

[1] صحیح البخاري، حدیث: 2333. [2] العنکبوت 45:29.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا ہے:

«الحیاءُ شُعْبَةٌ من الإیمان»

''حیا ایمان کا حصہ ہے۔'' ❶

حیا کی اسی اہمیت کے پیش نظر بندہ مومن بے حیائی سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ بے حیائی سے وہ اپنے ایمان میں کمی محسوس کرتا ہے۔

## غیرت کے ذریعے بے حیائی کا علاج

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے اندر جذبۂ غیرت ودیعت کیا ہے۔ جذبہ غیرت ہی ہے جس سے ناموس رسالت کا کام ہوتا ہے، اسی سے دین کا دفاع ہوتا، اسی سے بہنوں کی عزت وعفت کو تحفظ ملتا ہے، اسی جذبے کی بدولت بیویوں اور ماؤں کو شیلٹر میسر آتا ہے۔ سچ کہتے ہیں کہ

«كُلُّ أُمَّةٍ وُضِعَتِ الغَيْرَةُ فِي رِجَالِهَا وُضِعَتِ الصِّيَانَةُ فِي نِسَاءِهَا»

''جس بھی قوم کے مردوں میں غیرت موجود ہو تو ان کی عورتوں کی عفت پر کوئی حرف نہیں آتا۔''

❶ صحیح البخاری، حدیث 9.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کی غیرت اگر یہ برداشت نہ کرے کہ اس کی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے ساتھ اس کے سامنے ایسی کوئی نازیبا حرکت ہو تو وہ کسی کی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے ساتھ ایسی کوئی حرکت کرنے یا ان کے سامنے ایسے کسی اظہار سے بچ کر رہتا ہے۔ اور اس طرح بے حیائی کے بہت سے کاموں سے محفوظ رہتا ہے۔

جذبہ غیرت بے حیائی کے سامنے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس بات کو آپ حسب ذیل حدیث سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الفواحش»

''اللہ سے بڑھ کر اور کوئی بھی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے بے حیائی کے کاموں اور باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔'' [1]

اللہ کی صفتِ غیرت اسی طرح ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے مگر یہ تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی صفت کے پیش نظر فحاشی کو حرام قرار دیا ہے، لہٰذا بندوں میں سے جس کے اندر غیرت ہوگی وہ فحاشی سے دور رہے گا۔ فحاشی کا فروغ تو غیرت سے عاری لوگوں کا کام ہے۔ غیرت مند لوگ اور غیور قومیں بے حیائی کی کسی صورت کو بھی برداشت نہیں کرتیں۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 5220.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## شیطان سے خلاصی

فحاشی کے مشورے، خیالات اور وسوسے اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتے جب تک ہم شیطان سے اپنا دامن محفوظ نہیں کر لیتے کیونکہ وہ بے حیائی کو فروغ دیتا ہے اور بندوں کو اس پر ابھارتا ہے کیونکہ فحاشی کے ضمن میں اسے اپنے بہت سے اہداف آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ کی یاد کرنی چاہیے اور اس کی پناہ میں رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ ٱلشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا۟ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴾

"جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی چونکا لگتا ہے تو وہ نصیحت پکڑتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔"❶

یہ وہ چند ایک امور ہیں جنہیں مدنظر رکھا جائے تو بے حیائی کو خاصی حد تک کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

## فحاشی کے گڑھ اور اڈے

علاوہ ازیں ہمیں فحاشی و بے حیائی کے مقامات سے بھی بچنا چاہیے اور کسی

❶ الاعراف 201:7



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت وہاں کی رونق میں اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔ فحاشی کے مقامات حسب ذیل ہیں:

- بیوٹی پارلر...... بڑے بڑے بیوٹی پارلر بے حیائی کے اڈے ہی نہیں بلکہ قحبہ خانوں کا کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ مقامات ہیں جن سے بن سنور کر نکل کر اس کے اظہار کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور یہاں اکثر کام غیر شرعی ہوتے ہیں۔ اس کام میں ہمارے نوجوان لڑکے بھی لڑکیوں کے شانہ بشانہ ہیں۔

2 نیٹ کیفے...... دور حاضر کی اس ایجاد نے بھی نسل کی تباہی میں حسنِ ناکردار ادا کیا ہے اور نوجوان نسل کے سینوں سے ایمان وتقوی، قوت و شجاعت کھرچ کھرچ کر نکال دی ہے اور اس کی جگہ فحاشی، عریانی اور گندے خیالات اور برے مقاصد بھر دیے ہیں۔

3 یونیورسٹیاں اور کالج...... یہ بڑے بڑے تعلیمی مراکز بے حیائی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ مخلوط تعلیم، رنگ رلیاں اور گپ شپ یہ تو معمولی سی بات ہے۔

4 سینما ہال، تھیٹر وغیرہ...... یہ ایک علیحدہ دنیا ہے مگر اس دنیا میں رہنے والے بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ شرم وحیا ان کے پاس سے بھی نہیں گزری، غیرت وحمیت کے نام سے بھی یہ طبقہ ناواقف ہے۔ یہ پورا ماحول



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اس کے باسی بے حیائی کے فروغ میں خطرناک حد تک اثر دکھا رہے ہیں۔

- پارک ...... پارکوں کی اکثریت بھی فحاشی اور بے حیائی کے اڈوں کا منظر پیش کرتی ہے۔ ...... پارک میں جانا ہی ہو تو مناسب وقت اور دن کا انتخاب کریں۔

## فروغ فحاشی کے ایام اور مواقع

فروغ فحاشی کے خصوصی ایام اور مواقع جن سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ضروری ہے، وہ درج ذیل ہیں:

1 بسنت: بہار کے آغاز میں یہ ایک ہندوانہ رسم تھی۔ جس میں خاصی کمی آچکی ہے مگر کئی کی وجہ اموات کا واقع ہونا اور حکومت پنجاب کی سختی ہے نہ کہ اللہ کے ڈر سے اس میں کمی آئی ہے۔

2 14 فروری ویلنٹائن ڈے (یعنی حیا سوز دن): جس میں اغیار کی دیکھا دیکھی امت مسلمہ کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سر عام ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے اور اظہار محبت کرتے ہیں۔

3 نیو ایئر نائٹ: نئے سال کی پہلی رات میں بھی شباب و کباب اور عریانی فحاشی کا بازار خوب گرم ہوتا ہے۔

4 چاند رات: عید سے پہلی رات بڑے شہروں میں تو عموما ساری رات ہی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید وفروخت ہوتی ہے اور اس کے ضمن میں اور بہت کچھ......۔

■ شادی: شادی ہال اور شادی کی مختلف رسوم کی ادائیگی کے مواقع اور شادی کی مووی اور غیر مردوں کا خواتین میں جانا۔ حتیٰ کہ نکاح خواں حضرات کا دلہنوں سے خود جا کر دستخط کروانا۔

■ سالگرہ اور اس جیسے دیگر فنکشن

اللہ تعالیٰ ہم سب کو انسداد فحاشی کی توفیق نصیب فرمائے۔
اور فحاشی کے نتیجے میں ملنے والی سزاؤں سے ہم سب کو
محفوظ فرمائے۔ آمین

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# فحاشی کا سیلاب اور اُس کا سدِباب

جب سیلاب آتا ہے تو حکومت، میڈیا، ادارے، جماعتیں، شخصیات اور عوام بھی اس سے بچاؤ کی چارہ جوئی کرتے ہیں اور ایسے ہمدرد لوگوں کو معاشرے میں وقار اور احترام ملتا ہے۔ اس سیلاب سے روک تھام کے نتیجے میں جان و مال کو تحفظ ملتا ہے اور یہ کتنا اچھا جذبہ ہے۔

اسی طرح ایک فحاشی کا سیلاب بھی ہے جس کے مقابلے میں حکومت، میڈیا، ادارے، جماعتیں، شخصیات اور عوام کچھ اقدام کرنے کے بجائے اسے فروغ دیتے ہیں۔ (الا ماشاء اللہ) حالانکہ فحاشی کے سیلاب سے ہمارے ایمان و یقین اور اقدار و روایات کو خطرہ ہے!! اور فحاشی کا یہ سیلاب "اونچے اونچے" گھرانوں تک پہنچ چکا ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ ہمارے ہاں ایمان سے زیادہ جان کی قیمت ہے اور اخلاقیات سے زیادہ مال کی —— بحیثیت قوم ہمارا یہ فیصلہ درست نہیں۔ فحاشی کی روک تھام کے لیے ہمیں کچھ کردار ادا کرنا ہوگا اور زیرِ نظر کتابچہ آپ کو اس کا شوق دلائے گا۔ ان شاء اللہ

00010111216

## تحریکِ انسدادِ فحاشی پاکستان

0321-6590650
/ tehreek insdad e fahashi